114722 ـ اسلام قبول كرنے والى كافره عورت جس كو خاوند نے طلاق نہ دى ہو سے شادى كرنا

سوال

ايك مسلمان شخص ايسى كافره عورت سے شادى كرنا چاہتا ہے جس نے ايك برس قبل اسلام قبول كيا اور اس كے كافر خاوند نے اسے طلاق نہيں دى، اس سلسلہ ميں كيا كرنا چاہيے ؟
اور اگر كافر خاوند اسے طلاق دے دے تو كيا عدت طلاق كے دن سے شمار ہوگى يا كہ اس كے اسلام قبول كرنے سے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

جب بيوى اسلام قبول كر لے اور اس كا خاوند كافر ہى ہو اور ان كا دخول ہو چكا ہو تو وہ مسلمان عورت اس كافر خاوند پر حرام ہے، اور مسلمان عورت كے ليے حلال نہيں كہ وہ كافر خاوند كو اپنے قريب آنے دے، ليكن اس كى عليحدگى اور عدت اور بائن ہونے كى ابتداء اس كے اسلام قبول كرنے كے وقت پر موقوف ہے، اس ليے اگر تو عدت ختم ہونے سے قبل اس كا خاوند اسلام قبول كر لے تو وہ نكاح اپنى حالت ميں باقى ہے، اور اگر اس كا خاوند اسلام قبول نہيں كرتا اور بيوى كى عدت گزر گئى تو وہ اپنے آپ كى خود مالك ہے اور اس كے ليے كسى اور شخص سے شادى كرنا حلال ہو جائيگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اگر خاوند يا بيوى ميں سے كسى ايك نے دخول اور رخصتى كے بعد اسلام قبول كيا تو امام احمد سے اس كے متعلق دو روايتيں ہيں: ايك روايت يہ ہے كہ: عدت ختم ہونے پر موقوف ہے: اگر تو دوسرا عدت ختم ہونے سے قبل اسلام قبول كر لے تو وہ اپنے نكاح پر ہى رہينگے، اور اگر عدت گزرنے تك اسلام قبول نہ كيا اور عدت گزر گئى تو جب سے دونوں كے دين مختلف ہوئے ان ميں عليحدگى ہو جائيگى، چنانچہ دوبارہ عدت كى شروع كرنے كى كوئى ضرورت نہيں، امام زہرى اور ليث اور حسن بن صالح اور اوزاعى، امام شافعى، اسحاق كا بھى يہى قول ہے، اور مجاہد اور عبد اللہ بن عمر، اور محمد بن حسن سے بھى اسى طرح منقول ہے " انتہى

ديكھيں: المغنى ابن قدامہ (7 / 117).

مستقل فتوى كميٹى سے درج ذيل سوال كيا گيا:

اگر عیسائی شخص سے شادی شدہ عیسائی عورت اسلام قبول کر لے اور اسلام کا اعلان کرنے کے بعد وہ کسی مسلمان شخص سے شادی کرنا چاہے تو اس میں شرعی حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" جب کافر شخص کی بیوی اسلام قبول کر لے تو وہ عورت اس کافر شخص پر حرام ہو جاتی ہے اور ان میں علیحدگی کرا دی جائیگی، اور اس کی عدت ختم ہونے کا خیال کیا جائیگا، اگر اس کی عدت گزرنے تك اس کا کافر خاوند مسلمان نہ ہوا تو وہ عورت اس سے بینونت صغری حاصل کر لےگی کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اگر تم جان لو کہ وہ عورتیں مومن ہیں تو پھر انہیں کافروں کی طرف واپس نہ کرو، نہ تو وہ عورتیں ان کے لیے حلال ہیں، اور نہ ہی وہ کافر ان کے لیے حلال ہیں .

اور اگر کافر خاوند اس کی عدت ختم ہونے سے قبل اسلام قبول کر لے تو وہ اس کی طرف واپس کر دی جائیگی؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مہاجر عورتیں ان کے خاوندوں کو واپس کر دی تھیں جن کے خاوندوں نے عدت کے دوران اسلام قبول کر لیا تھا " انتہی

الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز.

الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ آل شیخ.

الشیخ صالح بن فوزان الفوزان.

الشیخ بکر بن عبد اللہ ابو زید.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (19 / 20).

اس سے یہ معلوم ہوا کہ اس عورت کے لیے عدت گزرنے کے بعد ہی کسی دوسرے سے شادی کرنا جائز ہوگا، اور اس کے لیے کافر خاوند سے طلاق حاصل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں.

لیکن سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ان میں اس کا خاوند کافر ہے، اور پھر یہ بھی کہ وہ غیر اسلامی ملك میں رہتی ہے اس لیے ہو سکتا ہے کہ پہلے خاوند سے علیحدگی ثابت کرنے کی ضرورت پیش آئے تا کہ اس کے نتیجہ میں کوئی خرابی پیدا نہ ہو کہ اس کے بغیر وہ شادی نہ کر سکتی ہو، اس لیے اسے اپنے کافر خاوند کو ایسا ثبوت دینے کی کوشش کرنی چاہیے جس پر وہ راضی ہو کر اس سے علیحدگی کر لے، یا پھر کسی بھی طریقہ سے علیحدگی کے کاغذات حاصل کر لیے جائیں چاہے خاوند کو کچھ رقم بھی ادا کرنی چاہیے.

اس ثبوت مل جانے کے بعد عدت کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ صرف عدت گزرنے سے ہی جو کہ اس کے اسلام قبول کرنے سے شروع ہوتی ہے وہ کافر خاوند سے بائن ہو جائیگی.

واللہ اعلم .